ابتدائیہ

تحقیقی جرائد و رسائل میں شائع ہونے والے مقالات عموماً دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جن میں نئی ادبی تھیوریز کے خدوخال اور اس کی مختلف جہات کو اردو میں متعارف کروایا جاتا ہے یا ان نظریات کے زیر اثر شاعری اور فکشن کے مختلف نمونوں کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ دوسری قسم ان مقالات و مضامین کی ہوتی ہے جن میں پرانے مگر اہم متون یا موجودہ دور کے نسبتاً کم معروف متون کی باز آفرینی اور دریافت یا ان کی تدوین نو و تعارف سے بحث کی جاتی ہے۔ دادِ تحقیق کی یہ دونوں صورتیں اپنی اپنی جگہ بے حد اہم ہیں لیکن ایک امر کو ان دونوں طرح کی تحقیقات میں مدنظر رکھا جانا بہت ضروری ہے۔

جدید نظریات و تصورات سے متعارف و روشناس کرانے والے محققین ان مغربی تھیوریز کا مطالعہ کرتے، اور اپنے حاصل مطالعہ سے قارئین کو آگاہ کرتے ہوئے اگر اپنے روایتی ادبی مباحث میں موجود ان سے ملتے جلتے تصورات و اقدار کو بھی پیش نظر رکھ لیا کریں تو اس سے ہمارے اپنے ثقافتی ورثے میں ان نئی تھیوریز کی کھپت اور ہم آہنگی کے امکانات بڑھ جائیں گے۔ کیونکہ مختلف تہذیبوں میں اخذ و استفادے کا عمل اس تہذیب کی بنیاد میں موجود معیار اور تصور حیات سے ہم آہنگی کی شرط پر ہوتا ہے۔

دوسری طرف پرانے متون کی تدوین نو والے محققین ان متون کی باز آفرینی کے عمل کو اگر اپنے زمانے کے موجود و معاصر احوال و تصورات اور تقاضوں سے جوڑ کر دکھا سکیں تو صرف اسی صورت میں ان باز آفرین کردہ متون کی افادیت قائم رہ سکے گی ورنہ یہ دوبارہ پردۂ گمنامی میں چلے جائیں گے یا آج کے قاری کے مسائل سے یکسر بے گانہ نظر آنے کی وجہ سے کماحقہٗ توجہ سے محروم رہ کر لائبریریوں میں مدفون خزانے بن جائیں گے۔

☆☆☆

معیار شمارہ سولہ کی تیاری اور اس میں شامل کئے جانے والے مضامین میں درج بالا امر کو بھی سامنے رکھا گیا ہے اور معیار کی عمومی پالیسی کے مطابق معروف مصنفین کی تحریروں کے ساتھ نوآمدہ محققین اور ناقدین کی تحریروں کو بھی نمائندگی دی گئی ہے۔ اس طرح موجودہ شمارے کو بھی متنوع المزاج قارئین کے ذوقِ تحقیق کی سیرابی کا سامان بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔

اس سلسلے میں ہمیں قارئین کی آرا کا انتظار رہے گا تا کہ ہم معیار کو مزید اوپر لے جاسکیں۔

مدیر

عزیز ابن الحسن